Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵	ہفتہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ ۱۴ شہادت ۱۳۶۹ہش ۱۴ اپریل ۱۹۹۰ء	نمبر ۸۵

دُنیاوی لقاء میں ناکامی

"دنیا کی خاطر بسا اوقات انسان اتنی محنت کرتا ہے اور ایسی غیر معمولی قربانیاں پیش کرتا ہے اور اس کے باوجود اس کو لقاء نصیب نہیں ہُوا کرتی۔ کیونکہ لقاء کے لئے اس شخص کے اندر بھی ایک اعلیٰ خُلق کا ہونا ضروری ہے جس کی خاطر محنت کی جاتی ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۵، اپریل ۱۹۹۰ء)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلانی زمین مل جاوے، فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اُسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہُوا ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کے لئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۶)

"انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک دَرد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ دَرد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی دَرد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اُٹھاوے تو اُسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوعِ تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۹)

○ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب زعیم انصار اللہ منڈی مرید کے کی والدہ محترمہ مبارکہ طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ مرید کے کو سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم اخوند فیاض احمد صاحب کی والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ اخوند محمد اکبر خان صاحب شدید بیماری کے بعد اب روبہ صحت ہیں ہسپتال سے گھر آگئی ہیں۔ تاہم ابھی بیماری کا کچھ اثر باقی ہے۔

○ مکرمہ آسیہ ناہید صاحبہ زوجہ شفقت محمود صاحب محلہ دارالیمن وسطی بیمار ہیں اور سرگودھا چھاؤنی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب سے تمام احباب کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

اعتکاف ۲۰ رمضان کی صبح کو بیٹھنا چاہیئے۔

حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک مکتوبِ گرامی

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجنیئرز کا شائع کردہ سوونیئر ملاحظہ فرما کر مکرم قریشی افتخار علی صاحب کے نام ذیل کا مکتوب گرامی تحریر فرمایا۔ ہم محترم قریشی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو سوونیئر کی اشاعت اور حضور انور کے محبت بھرے مکتوب کی دِلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مکتوب گرامی کا متن

آپ کی طرف سے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجنیئرز کا شائع کردہ سوونیئر بر موقعہ صد سالہ جشنِ تشکر موصول ہُوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ بہت وسیع دائرے پر محیط یہ پیش کش ہے۔ مطالعہ پر بہت خوشی ہوئی اور ان سب ذہین و فطین ممبرانِ ادارت کے لئے دل سے دعا نکلی، جن کی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے ایسا خوبصورت پھل لگایا۔ اس موقعہ پر یقیناً ماضی و حال کے اُن سب انجنیئرز کے لئے بھی دعا کی توفیق ملی جنہوں نے اس میدان میں جماعت کی خدمت کا خوب خوب حق ادا کیا۔ چشم بد دور۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کی ذہنی و قلبی صلاحیتوں کو غیر معمولی جلا بخشے۔ حُسنِ فطرت کو چار چاند لگائے اور اپنے پیار و رضا سے سرفراز فرمائے۔

خاکسار مرزا طاہر احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴؍شہادت ۱۳۶۹ہش ۱۴؍اپریل ۱۹۹۰ء

معیاری تحریریں

روزنامہ الفضل سے احباب جماعت کی محبت کی یوں تو بہت سی علامتیں سامنے آتی ہیں اور ان سے دل بھی خوش ہوتا ہے اور ایمان کو بھی تقویت ملتی ہے لیکن ایک علامت جس سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ننھے بچوں کے بھی اور بڑوں کے بھی الفضل میں اشاعت کے لئے مضمون موصول ہوتے ہیں تو لکھا ہوتا ہے، مجھے لکھنا تو نہیں آتا اور میں نے کبھی لکھا بھی نہیں۔ یہ میری پہلی کوشش ہے۔ میری بہت زیادہ خواہش ہے کہ آپ اسے الفضل میں شائع کر دیں اور بعض مضامین یا نظم بھیجنے والے یہ بھی کہتے ہیں آپ اسے درست کر کے چھاپ دیں۔ لیکن چھاپیں ضرور۔ ان مضامین میں سے بعض تو خدا کے فضل سے معیاری ہوتے ہیں اور وہ شائع کر دئے جاتے ہیں اور بعض شائع نہیں ہو سکتے اسلئے کہ وہ الفضل کے معیار پر پورے نہیں اُترتے۔

ہمیں یاد ہے کہ ایک دفعہ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے نوجوانوں کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ تم سب کے سب کچھ نہ کچھ اپنے پرچے خالد کے لئے ضرور لکھو۔ چاہو تو ایک سوال ہی لکھ کر بھیج دو اور اس طرح لکھتے لکھتے تم ایسا اچھا لکھنے لگوگے کہ تمہارے مضامین الفضل میں شائع ہونے کے قابل ہو جائیں گے حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے اس مختصر سے ارشاد میں دو باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ ایک تو یہ کہ الفضل میں تو کوئی چیز اسی وقت چھپے گی جب وہ اس کے معیار پر پوری اُترے گی آخر الفضل کا ایک معیار قائم رکھنا بھی تو ضروری ہے اور دوسری بات یہ کہ الفضل میں مضمون چھپوانا ہے تو پہلے اپنے پرچوں کے لئے لکھو۔ اور لکھتے لکھتے مہارت پیدا کر لو۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے تشحیذ الاذہان میں مشق کریں۔ مشق کا ایک کالم تو ہم نے بھی جاری کیا ہے اور وہ ہے بچوں کا کالم۔ لیکن یہ تو بہت مختصر سا کالم ہے۔ تشحیذ میں لکھئے اور لکھتے لکھتے اچھے لکھاری بن جائیے۔ اسی طرح وہ نوجوان جو ابھی مضمون نگاری کی مشق کر رہے ہیں انہیں حضرت فضل عمر کے ارشاد کے مطابق مشق کے لئے خالد کو استعمال کرنا چاہیئے۔ ویسے ہم یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں کہ الفضل کے صفحات بھی آپ کے لئے کھلے ہیں۔ لیکن اپنے معیار کو الفضل کا معیار بنائیے۔ خدا کرے کہ ہمارے تمام بچے اور نوجوان بہت اچھے لکھاری بن جائیں اور اپنے قلم سے احمدیت کی اور انسانیت کی خدمت کر سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہر حال میں خوش ہیں کہ رضا ہے تری حاصل
کیا اس سے بھی آگے ہے کوئی شوق کی منزل
ہم نے تو سرِ دار بھی ہنس ہنس کے کہا ہے
آجا اسی محفل میں، یہیں آ کے ہمیں مل

ابوالاقبال

اُن کے کُوچہ میں خستہ حال گئے
جب گئے صُورتِ سوال گئے

آنکھ جھپکی کہ عمُر کاٹی ہے
یُوں شب و روز و ماہ و سال گئے

غیر تو خیر غیر تھے لیکن
دوست بھی دوستوں کو ٹال گئے

دشمنوں کی وہ بات تھی جس کو
آپ کے کان میں وہ ڈال گئے

وہ بُرا کہہ گئے تو کیا ناہید
دل کے ارمان تو نکال گئے

عبدالمنان ناہید

دیکھو جو طرزِ فکر و نظر مختلف نہیں
یارو تمہارا میرا سفر مختلف نہیں

آخر ہم ایک چھت کے تلے رہتے ہیں سبھی
سر مختلف ہیں سب کے پہ گھر مختلف نہیں

ہم سب بندھے ہیں ایک ہی قسمت کی ڈور سے
شب مختلف نہیں ہے سحر مختلف نہیں

سب تیرے جانثار ہیں اے مادرِ وطن
گو سب جُدا جُدا ہیں مگر مختلف نہیں

اکبر ہم اک زمین کے سب برگ و بار ہیں
شاخیں جُدا جُدا ہیں شجر مختلف نہیں

اکبر حمیدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

تلقین عمل

جہاں تک تحریری مضامین کا سوال ہے اس بات کی ضرورت نہیں کہ یہاں یہ کہا جائے کہ دوست اس امتحان میں شامل ہونے کے لئے اپنا نام لکھا دیں بلکہ پرچے بنا کر باہر بھجوا دینے چاہئیں خدام ان پرچوں کی تیاری کریں اور جب یہاں آئیں تو وہ امتحان کے لئے اپنے نام لکھوا دیں۔

یہاں سپروائزروں کے سامنے بیٹھ کر وہ مضامین لکھیں اور ہر سال ایسا کریں۔ جو گروپ قابل ہو جائیں ان کی جگہ دوسرے گروپ لے لئے جائیں اس طرح قدم بہ قدم تمام جماعتوں کے سرکل مقرر کرکے مضامین لکھواؤ اگر آپ لوگوں نے مضمون نویسی کی مشق کرائی ہے تو بے شک امتحان میں شامل ہونے والے کتابیں بھی ساتھ لے آئیں انہیں یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ضروری کتابیں دیکھ سکیں لیکن کسی سے مشورہ نہ لیں۔ بہرحال انہیں یہ موقعہ دینا چاہیئے کہ وہ مختلف کتابوں سے استنباط کرکے مضامین لکھیں۔ آخر ہم مضامین لکھتے ہیں تو کیا فرشتے آکر ہمیں نوٹ لکھواتے ہیں۔ ہم بھی دوسری کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان سے مسائل اخذ کرکے مضامین لکھتے ہیں۔ ہمارا یہ مقصد نہیں ہونا چاہیئے کہ ہمارے نوجوان علوم مروجہ کو استعمال کرنا زیادہ سے زیادہ جانتے ہوں۔ جس طرح کتابوں کا امتحان ہوتا ہے۔ ایک یہاں امتحان اس قسم کا بھی ہو لیکن ضروری ہے کہ ایک مضمون مقرر کر دیا جائے مثلاً ( ) کا مضمون ہے ایک سال کے لئے یہ مضمون مقرر کر دیا جائے۔ بے شک آپ بعض سوالات بھی دے دیں۔ مثلاً کسی نے نئے رنگ میں کوئی اعتراض کیا ہے یا کوئی پرانا اعتراض زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان سوالات کو مدنظر رکھ کر مضمون لکھا جائے۔ صرف شرط یہ ہوگی کہ مضمون اس جگہ لکھنا ہوگا اور سپروائزر کی نگرانی میں لکھنا ہوگا۔ تا معلوم ہو کہ لکھنے والا وہی ہے۔ ہمارا اصل مقصد یہ نہیں کہ خدام کی ذہانت کا امتحان لیا جائے بلکہ ہم نے ان کے علم کا امتحان لینا ہے۔ اور علم کتابوں کے مطالعے سے پیدا ہوتا ہے۔

پس آئندہ یہ طریق بند کیا جائے اور علاقے اور سرکل مقرر کر دیئے جائیں اور ان سے ایک ایک نمائندہ اس امتحان میں شمولیت کے لئے لیا جائے۔ انہیں مضمون پہلے بتا دیا جائے اور یہ اجازت دی جائے کہ لوکل مجلس کے تمام خدام اپنی ایک میٹنگ منعقد کریں اور اپنے نمائندے کو دلائل لکھوائیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ساری کی ساری جماعت اس مضمون کی تیاری میں شامل ہو گی۔ اور ہر خادم یہ کوشش کرے گا کہ اس کی دلیل زیادہ اعلیٰ ہو پھر کتابوں کا بھی مطالعہ کیا جا سکتا ہے صرف دیکھنا یہ ہے کہ اس نے مقررہ وقت میں مضمون لکھ لیا ہے صاحب القلم اسی کو کہتے ہیں جو کسی مضمون کو مقررہ وقت میں لکھ سکے۔ اور صاحب القلم پیدا کرنا ہمارا مقصد ہے پھر تحریری امتحان بھی اسی طرح کا ہونا چاہیئے ایک اور چیز بھی ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہاں ایسا کوئی انتظام نہیں کہ اگر مضمون میں کوئی غلطی ہو جائے تو اس کی اصلاح کر دی جائے مثلاً یہی مضمون کہ پاکستان کو کس بلاک میں شامل ہونا چاہیئے؟ یہ مضمون طلباء کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اگر کوئی لیکچرار کوئی ایسی بات کہہ دے جو سلسلے کی پالیسی کے خلاف ہو اور اس کی بعد میں تردید نہ کی جائے تو سننے والا وہی خیال ساتھ لے جائے گا اور کہے گا کہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر گیا تھا اور وہاں سے یہ بات سن کر آیا ہوں۔ پس اس موقعے پر ایسا انتظام بھی ہونا چاہیئے کہ کوئی شخص کسی قسم کا کوئی غلط خیال اپنے ساتھ لے کر نہ جائے۔ میں بعد میں کوئی ایسا طریق مقرر کر دوں گا۔ جس سے غلط خیالات کی تردید ہو سکے اور خدام اپنے ساتھ غلط خیالات لے کر نہ جائیں۔

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں۔

دیکھو میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ دعا کرتے وقت صفات الٰہیہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور جس قسم کی دعا کی جائے اس قسم کی صفات الٰہیہ کو جنبش میں لانے کی کوشش کی جائے۔ مگر میں نے ایک شخص کو ایک دفعہ دیکھا وہ دعا کر رہا تھا اس قدر سوز اور اس قدر تضرع سے کہ اس کے آنسو بہہ رہے تھے اور اس کا جسم کانپ رہا تھا۔ مگر وہ دعا یہ کر رہا تھا کہ اے رحیم و کریم تو میرے فلاں دشمن کو تباہ کر دے۔ اب بتاؤ رحیم و کریم کسی دشمن کو کیوں تباہ کرنے لگا وہ تو جب بھی یہ سنے گا کہ اے رحیم و کریم فلاں دشمن کو ہلاک کر دے تو وہ یہ کہے گا کہ میں تو رحیم و کریم ہوں میں اسے معاف کرتا ہوں۔ تو اس قسم کی دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کی مزاج داتی کے خلاف ہے۔ کہ خدا کی اس صفت کو حرکت میں لانا جو لوگوں پر رحم کرنے والی ہے اور کہنا یہ کہ وہ دوسروں کو عذاب دے۔ کیا جب کسی نے کسی دوسرے شخص کے بچے کو باپ سے سزا دلوانی ہو تو وہ اس سے جا کر یہ کہتا ہے کہ آپ کے بچے نے فلاں قصور کیا ہے۔ اسے سزا دیں۔ یا وہ یہ کہا کرتا ہے کہ اپنے پیارے بچے کو تھپڑ مار دیں۔ وہ تو جب کہے گا اے مہربان باپ اپنے پیارے بچے کو تھپڑ مار دیں تو اس کا باپ بجائے اسے مارنے کے الٹے پیار کرنے لگ جائے گا۔ کیونکہ اس نے پیار کے جذبے کو برانگیختہ کرنے والے الفاظ کا استعمال کیا ہے۔

تیسری چیز ایثار ہے۔ پہلی دو چیزیں ایسی تھیں جو ذاتی خوبیاں تھیں لیکن جب قومی طور پر کام کرنا پڑتا ہے اس وقت اگر وہ ایسا نہ بنے کہ ارد گرد کے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کر سکے تو اس کے لئے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور وہ قوم کے لئے مفید وجود نہیں بن سکتا۔ اگر گاڑی کے دو گھوڑے اکٹھا زور نہ لگائیں بلکہ ان میں سے ایک ایک طرف زور لگائے اور دوسرا دوسری طرف تو گاڑی چل نہیں سکتی بلکہ گاڑی ٹوٹ جائے گی۔ گاڑی کو چلانے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں جانور ایک ساتھ زور لگائیں اور پھر ایک ہی سمت کو چلیں۔ اسی طرح وہی افراد قومی حصہ بن سکتے ہیں جن کے اندر قومی کیریکٹر پایا جائے اور بہترین قومی کیریکٹر ایثار ہے ایثار کے معنے ہیں دوسروں کو اپنے اوپر مقدم کرنا۔ جب کسی قوم کے افراد دوسروں کو اپنے اوپر مقدم کرنے لگ جاتے ہیں تو وہ قوم کے لئے مفید وجود بن جاتے ہیں اور جب کوئی فرد صرف اپنے حق کے حصول میں لگا رہے اور دوسرے کے لئے اپنے حق کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو وہ قوم کے لئے مفید وجود نہیں بن سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ ایثار استعمال کرکے (مسلمانوں) کو ایک غیر متناہی جھگڑے سے بچا لیا ہے۔ اگر آپ یہ فرماتے کہ تم دوسروں کا حق نہ مارو ہاں اپنے حق کو حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرو تو بہت سے لوگ لوٹ کھسوٹ کا نام ہی حق سمجھ لیتے اور کہتے کہ یہ ہمارا حق ہے۔ اس لئے ہم اسے حاصل کرکے رہیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی ہوشیاری سے دوسرے کا حق مار لیتے۔ ایک جلسے پر میں نماز پڑھانے لگا عموماً لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نماز میں میرے ساتھ کھڑے ہوں سیٹھ غلام غوث صاحب جو حیدر آباد دکن کے رہنے والے تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ ان کے بیٹے سیٹھ محمد اعظم صاحب بھی نہایت مخلص نوجوان ہیں اور جماعت حیدر آباد دکن کے سیکرٹری مال ہیں سارا خاندان ہی مخلص ہے۔ ان کا وطن قادیان سے ہزار بارہ سو میل کے فاصلے پر ہے وہ جب جلسے پر آتے تو نماز میں میرے ساتھ کھڑے ہوتے تا کہ انہیں دعائیں کرنے کا زیادہ موقعہ مل سکے۔ اس جلسے کے موقعہ پر بھی وہ میرے ساتھ کھڑے تھے کہ گجرات کے ایک احمدی آگے بڑھے اور انہیں پیچھے دھکیل کر کہنے لگے آپ لوگوں کو تو یہ موقعہ روز ملتا ہے۔ ہم لوگ دور سے آتے ہیں ہمیں بھی حضور کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقعہ دیں۔ اب گجرات قادیان سے ۷۰۔۸۰ میل پر واقعہ ہے۔ اور حیدر آباد دکن اور قادیان کے درمیان ہزار بارہ سو میل کا فاصلہ ہے لیکن انہوں نے بغیر تحقیقات کے اسے اپنا حق سمجھ لیا۔ پس اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ اپنا حق لو دوسرے کا حق نہ لو تو سارے لوگ یہی کہتے کہ یہ ہمارا حق ہے اس لئے آپ نے فرمایا دوسرے کے لئے اپنا حق قربان کر دیا کرو۔ اور جب اکثر لوگ ایثار کریں گے تو وہ ظلم سے بچے رہیں گے سو ۱۰۰ میں سے ایک آدھ آدمی ایسا ہو گا۔ جس کو اپنا حق دوسرے کے لئے چھوڑنا پڑے باقی سب ایسے ہی ہوں گے جن کا حق نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسرے کا حق غصب کرنے سے بچ جائیں گے قوم کا مفید وجود بننے کے لئے یہ روح نہایت ضروری ہے۔ اور جو شخص قوم کا مفید وجود بننا چاہتا ہے ضروری ہے کہ وہ ایثار سے کام لے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

مولانا محمد منور

جناب افتخار احمد ایاز صاحب

نیروبی (کینیا) میں گئے ہوئے مجھے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ ٹانگانیکا کے شہر ٹانگا سے ایک نوجوان استاد بننے کی تربیت حاصل کرنے کے لئے نیروبی کے ایک تعلیمی ادارہ میں داخل ہوئے۔ ان کے والد محترم جناب چوہدری مختار احمد ایاز صاحب سے تو تعارف حاصل ہو چکا تھا۔ کیونکہ جماعتی کانفرنس میں شمولیت کے لئے وہ ٹانگا سے تشریف لایا کرتے تھے۔ لیکن ان کے فرزند دلبند سے واقفیت نہیں تھی۔

تھوڑے عرصہ کے بعد وہ اپنا کورس مکمل کر کے ٹانگا واپس چلے گئے۔ لیکن ہر احمدی نوجوان میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے کی جو بے پناہ خواہش پائی جاتی ہے۔ وہ نوجوان افتخار احمد ایاز میں بھی بتمام و کمال موجود تھی۔ جونہی ایک قدم آگے اٹھتا۔ دوسرا قدم آگے بڑھانے کی خواہش دل میں مچلنے لگتی۔ بزرگوں کی دعائیں اور خدا تعالیٰ کا فضل ہم رکاب تھا ہر منزل کے بعد اگلی منزل اشارہ کرتی اور قدم آگے بڑھ جاتا۔ ٹانگانیکا کے محکمہ تعلیم میں مختلف عہدوں پر فائز ہونے کے بعد ان کا رابطہ برٹش کونسل سے ہو گیا۔ اسی کونسل نے انہیں انگلستان بھجوا دیا۔ اور انہوں نے واپس آکر تنزانیہ کے باسیوں کی پہلے سے بڑھ کر تعلیمی میدان میں خدمت شروع کر دی۔

میں جون ۱۹۶۱ء میں تنزانیہ مشن کا چارج لینے کے لئے آگیا تھا۔ اس کے بعد سے عزیزم ایاز صاحب کے مفید مشوروں سے استفادہ کا سلسلہ جاری رہا۔ عملی طور پر بھی انہوں نے تعاون میں کمی نہ آنے دی۔ جب وہ موروگورو میں تھے تو انہوں نے جماعت کے دینی معلمین کو سرکاری ملازمت دلوائی اور اس طرح ہم بہتر رنگ میں اہل ملک و وطن کے کام آنے کے قابل ہو گئے۔

ہمارے ایاز صاحب نے اہل تنزانیہ کی جس کی انہوں نے شہریت بھی حاصل کر لی تھی۔ بڑے اخلاص سے خدمت کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دوہرے اخلاص کا اس رنگ میں بدلہ دیا کہ جلد ہی انہیں انگلستان میں بلا لیا گیا۔ وہاں کامن ویلتھ کے ادارہ نے ان کی خدمات حاصل کر لیں اور ان کی خدمات کا سلسلہ وسیع تر ہوتا گیا۔

چند سال ہوئے محکمہ نے انہیں جزیرہ طوالو میں جانے کا حکم دیا۔ ہم نے تو اس کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ برادرم ایاز صاحب نے جب معلومات جمع کیں تو انہیں وہاں جانا پسند نہ آیا۔ ایک احمدی کی دوڑ تو حضرت امام جماعت ہی تک ہوتی ہے۔ وہ بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی تا یہ حکم منسوخ ہو جائے۔ حضور نے فرمایا اگر آپ وہاں جا سکتے ہیں۔ تو ضرور جائیں۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اطاعت امام کا جذبہ احمدیت نے اپنے افراد میں پیدا کیا ہے۔ وہ اس زمانہ میں بے مثال ہے۔ برادرم ایاز صاحب جو ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ گئے تھے۔ شیر دل ہو کر لوٹے۔ انہوں نے تہیہ کر لیا کہ وہ طوالو ضرور جائیں گے۔

اپنا مقررہ وقت پورا کر کے انگلستان واپس گئے تو ان کے محکمہ نے ان کے کام کی تعریف کی۔ حضور نے بھی ان کی خدمات کو سراہا۔

دسمبر ۱۹۸۹ء کے سالانہ جلسہ قادیان میں جناب ایاز صاحب کو مع اہل و عیال کے شمولیت کی توفیق میسر آئی۔ وہاں کی ایمان افروز داستانیں ـــ کبھی نہ بھولنے والی داستانیں ـــ لے کر وہ ربوہ تشریف لائے اور بتایا کہ اب پھر انہیں طوالو واپس جانے کا حکم مل چکا ہے۔ محکمہ نے تو دوسرے شخص کو بھجوانا چاہا تھا۔ مگر طوالو والوں نے کہا کہ ہمیں مسٹر ایاز ہی چاہئیں۔ ان کا کام بہت عمدہ تھا اور وہ ہمارے حالات سے خوب باخبر ہو چکے ہیں۔

یہ ہے ایک احمدی کا کردار۔ محکمہ والے بھی خوش۔ اہل جزیرہ بھی نہال اور حضرت امام جماعت دلی دعاؤں کا روحانی تحفہ لے کر موجود ہمارے عزیز نوجوانوں کو بھی مشکل کردار ادا کرنا ہے۔ حکومت سے وفاداری اہل ملک کی غمخواری اور امام جماعت پر جاں نثاری۔ اگر ان امور میں سے ایک میں بھی کمزوری آگئی تو ہم اپنے مقام سے نیچے گر جائیں گے۔ مکرم افتخار احمد صاحب ایاز ہمارے محترم استاد حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کے داماد ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ ہر رنگ میں ان سے تعاون فرماتی ہیں۔ جب ایاز صاحب اکیلے انگلستان گئے۔ تو انہوں نے بچوں کی دیکھ بھال کی اور انہیں باپ کی جدائی کا احساس نہ ہونے دیا۔

ان کے اکلوتے فرزند عزیزم انتصار احمد ایاز انگلستان میں کمپیوٹر کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور آج کل راڈار کے بارہ میں معلومات جمع کر رہے ہیں۔ عقاب کا بیٹا بھی عقاب ہی ہوتا ہے۔ اور ہماری جماعت کے بلند پرواز شاہینوں کے لئے تو

آسمان اور بھی ہیں۔

محترم چوہدری مختار احمد ایاز کا تعلق میانی ضلع سرگودھا سے تھا۔ ٹانگا میں طویل عرصہ تک وہ کامیاب مدرس رہے اور اپنے شاگردوں میں بڑی عزت سے یاد کئے جاتے تھے۔ ان کے اثر و رسوخ کا وہاں یہ حال تھا کہ ایک سکھ پتی غیر از جماعت دوست نے سواحیلی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کے لئے ان کی تحریک پر ایک لاکھ شلنگ سے زائد رقم پیش کر دی تھی۔ ان کی وفات موروگورو میں ہوئی اور احمدیہ قبرستان دارالسلام میں موصی احباب کے حصہ میں مدفون ہیں۔ اسی حصہ قبرستان میں ہمارے محترم بھائی شیخ عمری عبیدی صاحب بھی محو خواب ہیں۔

یہ سب احمدیت سے مخلصانہ وابستگی کی برکات ہیں۔ انہی برکات کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں کے چلن۔ طور طریقوں اور معیار زندگی کو نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ ہمارے عزیز بچے اپنے ذاتی مفادات کو بھلا کر خدا اور اس کے بندوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ اس وقت سب سے بڑی خدمت دنیا کے تمام ملکوں میں علم کا نور پھیلانا اور جہالت کو بھگانا ہے ؎

ہے وہی عظیم جس نے نئی شمع اک جلا دی

فواد احمد
راولپنڈی

نیشنل بک فاؤنڈیشن (۱)

(غیر ملکی کتب کی ارزاں داموں فراہمی)

کتاب کی اصل توقیر تو اس دور میں تھی کہ جب ابھی چھاپے خانے کا آغاز نہ ہوا تھا۔ کتب کی دستیابی محدود تھی جس نے علم کو بھی محدود کر رکھا تھا۔ دور جدید میں یہ مسائل تو حل ہو گئے لیکن بدقسمتی سے کتب کی عظمت ماند پڑ گئی۔ بالخصوص اگر ہم اپنے گردو پیش کا جائزہ لیں تو گزشتہ کچھ عرصہ میں عوام الناس کا کتب سے تعلق تیزی سے گھٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ہمارے ہاں ہر سال جو تحریری مواد شائع ہوتا ہے۔ اس کا جائزہ لیں تو اس میں ہمیں ڈائجسٹ و رسائل، اخبارات و جریدے، نصابی کتب و ٹیسٹ پیپرز تو دکھائی دیں گے۔ لیکن خالص علمی موضوعات پر لکھی جانے والی کتب کی تعداد انگلیوں پر گن جا سکے گی۔ ہماری لائبریریاں ویران پڑی ہیں۔ کتب خانے بند ہو رہے ہیں۔ محلوں میں موجود لائبریریوں کی جگہ آڈیو ویڈیو کیسٹس کی دکانوں نے لے لی ہے۔ خالص علمی موضوعات پر کتب کی چونکہ طلب ہی نہیں، اس لئے رسد بھی محدود ہے مصنفین اور ناشرین کو ایسی کتب میں کوئی مفاد دکھائی نہیں دیتا۔ ہمارے نوجوان اور ان کتب کے مزاج میں اس قدر دوری کیوں آگئی ہے؟ یہ سب کچھ کیوں ہے اور کیا نتائج ظاہر کرے گا؟ یہ سوال آج ہم سب کو دعوت فکر و عمل دے رہا ہے ان حالات میں وفاقی حکومت کا ایک ادارہ "نیشنل بک فاؤنڈیشن" اپنی کوششوں میں مصروف ہے۔ چونکہ ہمارے ہاں خالص علمی موضوعات پر کتب کی اشاعت انتہائی محدود ہے، اس لئے علمی ذوق و شوق رکھنے والے محدود سے طبقے کو بڑی حد تک بیرونی ممالک کی شائع کردہ کتب پر ہی انحصار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن محدود مالی وسائل والے افراد کے لئے ان کتب کی خرید ایک مسئلہ ہے۔ لیکن "نیشنل بک فاؤنڈیشن" نے اس مسئلہ کے حل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ حکومت کا یہ ادارہ، متذکرہ بالا کتب کے ناشرین کی اجازت سے ان کتب کو ارزاں داموں خوبصورت طباعت میں دوبارہ شائع (RE - PRINT) کرتا ہے۔ اس ادارے نے میڈیکل انجینئرنگ و دیگر سائنسز، سوشل سائنسز، تاریخ و ادب اور دیگر بے شمار موضوعات پر بہت سی کتب شائع کی ہیں۔ ارزاں قیمت کے باعث اس ادارہ نے محدود مالی وسائل والے افراد کیلئے غیر ملکی کتب خریدنا ممکن بنا دیا ہے۔ تمام علمی ذوق رکھنے والے افراد، بالخصوص طلباء اس ادارہ کی خدمات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ پاکستان کے آٹھ بڑے شہروں میں اس ادارے کے مراکز موجود ہیں۔ جہاں سے ہر خاص

باقی صفحہ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ایک اور سووینئر

دلچسپی، افادیت اور خوبصورتی کے ۱۲۰ صفحات دیکھنے ہوں تو آپ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کا سووینئر دیکھئے اس میں نہ صرف بہت بڑی تعداد میں تصاویر دی گئی ہیں بلکہ مضامین بھی۔ جو آرکیٹکچر اور انجینئرنگ سے تعلق رکھنے والوں کی انتہائی دلچسپی کا باعث ہیں۔ حضرت امام جماعت (الرابع) کا ۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء کا پیغام تحریروں کا آغاز کرتا ہے جس میں حضور نے اس خوشی کا اظہار فرمایا ہے کہ یہ ایسوسی ایشن جشنِ تشکر کے سلسلے میں سووینئر شائع کر رہی ہے۔ اس ایسوسی ایشن کی ایک غرض بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔ یہ ہے کہ تمام احمدی انجینئر اور آرکیٹیکٹ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں اور روزمرہ کی زندگی میں جو تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں اور سائنس اور ٹیکنالوجی میں جو ایجادات سامنے آرہی ہیں ان سے پوری طرح اپنے ملک کو اپنی جماعت کو اور ساری انسانیت کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں۔ حضرت امام جماعت نے ۱۹۸۳ء میں اس ایسوسی ایشن کی کنونیشن پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس کا مکمل متن شامل اشاعت ہے۔ اس کے اختتام پر حضور فرماتے ہیں کہ آپ کو چاہیئے کہ آپ بیدار ہو جائیں اور حقیقتاً ایسوسی ایشن کو چاہیئے کہ آپ میں سے ہر ایک کو بیدار رکھے اور اس کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرے۔ تاکہ سارا سال آپ بیدار رہیں اور پوری تندہی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہیں۔ نیز حضور نے فرمایا کہ اگر آپ نے اپنا قدم آگے بڑھایا تو آپ دیکھیں گے کہ آپ بہت آگے نکل گئے ہیں۔ شروع شروع میں تو ہر چیز آہستہ روی سے آگے بڑھتی ہے لیکن آہستہ آہستہ اس کی رفتار میں تیزی آجاتی ہے اور وہ نمایاں طور پر دوسروں سے آگے نکل جاتی ہے۔

محمود مجیب اصغر صاحب نے ایسوسی ایشن کی تاریخ اور اس کی کارکردگی کے نمایاں پہلوؤں کا ذکر کیا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد کی بھی تفصیل بیان کی ہے اور اسی طرح اس کے عہدے داروں کی فہرست باب وار (CHAPTER) دی ہے جو عمارات اس ایسوسی ایشن کے ذریعے معرض وجود میں آئی ہیں اور جن مشنوں کے لئے اس ایسوسی ایشن نے کام کیا ہے ان کا بھی تفصیلی ذکر کیا ہے اور اس سلسلے میں خوبصورت عمارات کی تصاویر سے اس مضمون کو مزین کیا گیا ہے۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں کچھ عرصے سے ہمارے جلسہ سالانہ اور حضور کی موجودگی میں منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ میں مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے کارروائی پیش کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے تو اردو سے انگریزی ہی میں ترجمہ کیا جاتا تھا پھر فرنچ اور انڈونیشین زبانیں آگئیں اور اس کے بعد اب دیگر زبانیں بھی اس موقعہ پر ترجمہ کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اس سارے نظام کے متعلق منیر احمد صاحب فرخ نے ایک مضمون اور کچھ ڈایاگرام بنا کر بات سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ روٹی پلانٹ کی جو ہمارے لئے اہمیت ہے اسے وہی لوگ صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں جنہوں نے جلسہ سالانہ پر ایک ایک وقت میں لاکھوں کی تعداد میں روٹیاں پکتے دیکھی ہیں۔ روٹی پلانٹ کس طرح شروع کیا گیا اور اس کو کس طرح آگے بڑھایا گیا اس سلسلے میں منیر احمد خان صاحب نے ایک مضمون تحریر فرمایا ہے۔ اور تصاویر کے ذریعے بھی یہ بات سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

کہتے ہیں کہ پرانے زمانوں میں شہروں کو اپنی حفاظت کے لئے اپنے اردگرد دیواریں کھڑی کرنی پڑتی تھیں۔ اب بھی ایسے شہر دنیا میں موجود ہیں جن کے اردگرد دیواروں کا کوئی نہ کوئی حصہ موجود ہے۔ اس کی تاریخ اور تفصیل ڈاکٹر رفیق۔ اے۔ ملک صاحب نے پیش کی ہے۔

کمپیوٹر تو اب زندگی کے ہر شعبے میں کام آنے لگا ہے۔ جہاں تک "عمارت انڈسٹری" کا تعلق ہے اس میں اس کی ضرورت خاصی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ انڈسٹری میں یہ کس طرح کام کرتا ہے۔ اس کی تفصیل نوید اطہر شیخ صاحب نے پیش کی ہے۔ منیر احمد خان صاحب نے ایک چمنی نما مینار کی تصویر دی ہے اور کہتے ہیں کہ یہ آر سی سی کی سب سے بلند تعمیر ہے اور اسے ایک احمدی انجینئر نے تعمیر کروایا ہے۔

اگر ہم یہ بتانا چاہیں کہ سلیکا گلاس فائبر جو بال سے کوئی زیادہ موٹے نہیں ہوتے یا یوں کہیئے کہ بال کی طرح باریک ہوتے ہیں اور ان پر الیکٹریکل سگنل کی بجائے آپٹیکل سگنل لمبے فاصلوں تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔ تو شاید پوری کوشش کرنے کے باوجود ہم یہ بات کسی کو نہ سمجھا سکیں۔ (یہاں کسی کو سے مراد ہمارے اپنے جیسا سائنس اور ٹیکنالوجی میں کم علم شخص ہے) لیکن اگر آپ ایک مضمون پڑھ کر اس کی ماہیت کو سمجھ سکیں تو آپ سید محمود احمد صاحب کا مضمون پڑھیئے۔ ہائی ٹمپریچر کے سلسلے میں بھی کچھ ایسی ہی بات ہے۔ فرخ احمد کامران صاحب نے میٹیریل فار ہائی ٹمپریچر انجینئرنگ اپلیکیشنز کے متعلق کچھ تفاصیل بیان کی ہیں۔

اب گھی کی طرف آیئے۔ دیسی گھی تو اب دیکھنے کو بھی نہیں ملتا اور ویسے بھی خیال یہ ہے کہ دیسی گھی انسانی صحت کے لئے مفید بھی نہیں ہے سوائے اس کے کہ انسان دن بھر بھاگ دوڑ کرنے والا ہو جو عام طور پر ممکن نہیں ہوتا۔ کبھی لوگ بناسپتی گھی کو چھپا چھپا کر کھایا کرتے تھے۔ مٹھائی کی دکانوں پر بھی بڑی معذرت کے ساتھ لکھا ہوتا تھا کہ یہاں بناسپتی گھی یا تیل (اسے تیل کہہ لیجئے) سے مٹھائیاں تیار کی جاتی ہیں۔ لیکن اب تو شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو بناسپتی گھی استعمال نہ کرتا ہو یہ کیسے بنتا ہے۔ دیسی گھی تو ہم جانتے ہیں کہ گھروں میں بھی بنایا جاتا تھا اور ہم سب دیکھتے تھے کہ کس طرح بنتا ہے لیکن بناسپتی گھی کے متعلق عام لوگوں کو اس بات کا قطعاً علم نہیں کہ یہ کس طرح بنتا ہے اگر پتہ چل بھی جائے تو ہم بنا تو نہیں سکیں گے لیکن پتہ چلنے پر اس بات کا لطف ضرور آئے گا۔ کہ یہ کس طرح بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ لطیف احمد صاحب نے ہمارے لئے اس دلچسپی کا سامان مہیا کیا ہے۔ سٹورریج سے تعلق رکھنے والا ایک مضمون ایس شریف احمد صاحب کا شامل اشاعت ہے۔ تصاویر کے متعلق تو ہم پہلے کہہ ہی چکے ہیں کہ خدا کے فضل سے نہایت خوبصورت عمارتوں کی اور کام کرنے والے مستعد گروہوں کی تصویریں اس سووینئر کا خاص حصہ ہیں اور یہ سب تصویریں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ کون سی تصویر دوسری تصویر سے زیادہ اچھی ہے لیکن یہ ضرور کہنا چاہتے ہیں کہ بیت اقصیٰ کی تصویر نہایت خوبصورت ہے۔ اس عمارت کی تعمیر حضرت امام جماعت ایدہ اللہ کی مرہون منت ہے اور اس کی خوبصورتی ہمارے آرکیٹیکٹ اور انجینئروں کی۔

سووینئر دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے جنہوں نے اس کے لئے بھرپور مساعی کی ہے۔ یہ بتاتے چلیں کہ اس سووینئر کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس کے صدر مکرم محمود مجیب اصغر صاحب تھے۔

اس ایسوسی ایشن کے سرپرست مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور اس کے چیئرمین مکرم قریشی افتخار علی صاحب ہیں۔ (ن۔س)

انسان کا قد بڑھنے کی رفتار

بچہ پیدا ہوتے ہی بڑھنے لگتا ہے مگر بڑھنے کی رفتار یکساں نہیں ہوتی۔ سب سے زیادہ تیز رفتاری سے وہ ماں کے پیٹ میں بڑھتا ہے۔ وہاں نو مہینے میں اس کا قد ۵۰ سینٹی میٹر یا اٹھارہ انچ بڑھتا ہے۔ پیدائش کے بعد اس کا قد بڑھنے کی شرح کچھ سست ہو جاتی ہے چوتھے سال میں یہ رفتار کچھ اور کم ہو جاتی ہے۔ پانچ سے دس سال تک اس کا قد بڑھنے کی رفتار ایک سی ہوتی ہے۔ دس سال کے بعد بڑی تبدیلی آتی ہے۔ اور کچھ عرصہ بچے بہت تیزی سے بڑھتے ہیں۔ گیارہ سال کی عمر میں بعض لڑکیوں کا قد جلدی بڑھتا ہے۔ لیکن اکثر لڑکیوں کا قد بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں تیزی سے بڑھتا ہے۔ لڑکوں کا قد تیرہ اور پندرہ سال کی عمر میں تیزی سے بڑھتا ہے۔ بیس سال کی عمر کے بعد قد بڑھنا بند ہو جاتا ہے اور آگے چل کر انسان کا قد گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

کنٹیکٹ لینز

ڈاکٹر رشید محمد راشد
آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

مغربی دنیا میں آج کل کمزوری نظر کے لئے عینک کے استعمال کی بجائے کنٹیکٹ لینزز کا رواج عام ہو رہا ہے۔ یہ لینزز پاکستان کے بڑے بڑے شہروں مثلاً لاہور، فیصل آباد۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ پنڈی وغیرہ میں بھی دستیاب ہیں۔ اور یہاں بھی لوگ چند سالوں سے عینک کی بجائے ان کا استعمال کرنے لگے ہیں۔

CONTACT LENSES ایسے لینزز ہوتے ہیں۔ جو کہ بالکل شفاف ہوتے ہیں اور تقریباً آنکھ کے قرنیہ CORNEA کے سائز کے ہوتے ہیں یعنی کہ تقریباً ایک سینٹی میٹر ان کا قطر ہوتا ہے۔ اور قرنیہ کے ساتھ چپکائے جاتے ہیں اور دیکھنے والے کو نظر نہیں آتے۔ اور کمزوری نظر کیلئے لگائی جانے والی عینک کے متبادل کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔

اقسام:۔

۱:۔ HARD CONTACTLENSES۔ یہ بے ضرر قسم کے پلاسٹک میٹریل (PMMA) کے بنے ہوتے ہیں اور قرنیہ CORNEA کی ایسی بیماریوں کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جہاں عینک کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ ان کا رواج آجکل بہت کم ہو گیا ہے۔

۲:۔ SOFT CONTACT LENSES ان کا رواج آج کل بہت عام ہو گیا ہے۔ یہ بھی بے ضرر قسم کے پلاسٹک میٹریل (HEMA) سے تیار کئے جاتے ہیں۔ ان میں پانی جذب کرنے کی بھی صلاحیت ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ آکسیجن بڑی آسانی سے حاصل کر لیتے ہیں جس سے قرنیہ CORNEA کی صحت پر کوئی بُرا اثر نہیں ہوتا۔ یہ زیادہ فائدہ مند ہوتے ہیں۔ قرنیہ CORNEA پر چپکنے کی زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور بہت کم نقصان دہ ہوتے ہیں۔

کنٹیکٹ لینز کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے

جو لوگ کمزوری نظر کیلئے عینک کا استعمال نہ کرنا چاہتے ہوں وہ لوگ کنٹیکٹ لینزز استعمال کرتے ہیں خاص طور پر کمزوری نظر کے لئے خواتین ان کا زیادہ استعمال کرتی ہیں۔ کیونکہ بچوں کی پرورش کے ساتھ عینک کی حفاظت مشکل امر ہوتی ہے لہٰذا خواتین ان کا زیادہ استعمال کرتی ہیں

۲:۔ نیز ایسے احباب جن کو موٹے شیشوں والی عینک لگی ہو۔ ان کو صرف عینک کے شیشے کے سنٹر سے ہی بہتر دکھائی دیتا ہے اور ارد گرد کی چیزیں نظر نہیں آتیں۔ لہٰذا ان کو کنٹیکٹ لینزز استعمال کروائے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کو ارد گرد کی اشیاء بھی آسانی سے نظر آسکیں

۳:۔ ایسے احباب جن کی صرف ایک آنکھ کا سفید موتیا کا اپریشن ہوا ہو۔ اور دوسری آنکھ بالکل نارمل ہو کو موٹے شیشوں والی عینک کی بجائے کنٹیکٹ لینزز استعمال کروائے جاتے ہیں تاکہ دونوں آنکھوں سے تقریباً ایک جیسا نظر آئے۔

۴:۔ ایسے احباب جن کو قرنیہ CORNEA کی ایسی پیدائشی بیماری ہو جس سے قرنیہ کی گولائی ضرورت سے زیادہ ہو جاتی ہے لہٰذا ایسے احباب کی نظر بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب کو CONTACT LENSES استعمال کروانے سے نظر کافی حد تک بہتر ہو جاتی ہے

۵:۔ نیز قرنیہ CORNEA کی ایسی بیماریاں جو کہ لمبے عرصہ سے ہوں اور ادویات سے ٹھیک نہ ہو رہی ہوں ان کو کچھ وقت کے لئے CONTACT LENSES استعمال کروائے جاتے ہیں تاکہ قرنیہ کا زخم جلدی مندمل ہو جائے۔

۶:۔ ایسی آنکھ جو کہ بیماری کی وجہ سے بدنما ہو گئی ہو اس کی ظاہری خوبصورتی کو قائم رکھنے کیلئے CONTACT LENSES استعمال کئے جاتے ہیں۔

۔ اوپر بیان کی گئی تمام ضروریات میں سے کنٹیکٹ لینزز کا سب سے زیادہ استعمال کمزوری نظر کیلئے لگائی گئی عینک سے نجات کے طور پر استعمال ہے۔ تاکہ چہرہ کے قدرتی حسن کو قائم رکھا جا سکے۔

۷:۔ نیز خوبصورتی کے طور پر آنکھوں کے رنگ کو وقتی طور پر بدلنے کے لئے نیلے بھورے اور سبز رنگ کے کنٹیکٹ لینزز بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے خواتین ان کا زیادہ استعمال کرتی ہیں۔

کنٹیکٹ لینز کے نقصانات

جہاں کنٹیکٹ لینزز کے بہت سارے فوائد ہیں وہاں اگر ان کے استعمال کے صحیح طریق پر عمل نہ کیا جائے تو آنکھ میں مختلف قسم کی پیچیدگیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس سے آنکھ کے قرنیہ CORNEA (جس پر یہ چپکے ہوتے ہیں) کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا ہے

استعمال کے متعلق ہدایات

عمومی طور پر استعمال ہونے والے کنٹیکٹ لینزز کو صبح آنکھ میں لگا دیا جاتا ہے اور رات کو سوتے وقت اتار دیا جاتا ہے آنکھ میں فٹ کرنے کا عمل نہایت آسان ہے استعمال کے بعد اتار کر لینزز کو ایک خاص قسم کے محلول میں رکھا جاتا ہے۔ کنٹیکٹ لینزز والی شیشی کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھا جاتا ہے۔ نیز ان پر جمنے والے مختلف قسم کے سالٹ (SALTS) کو مختلف سلوشن سے صاف بھی کیا جاتا ہے۔ نیز تقریباً ہر ماہ Contact Lenses مہیا کرنیوالی دوکان سے مشین کے ذریعے صاف بھی کروایا جاتا ہے۔ تاکہ زیادہ دیر تک قابلِ استعمال رہیں۔ اچھی کمپنی سے لئے گئے Contact Lenses تقریباً ۱½ سال سے ۳ سال تک کارآمد رہتے ہیں۔ Contact Lenses کے ایک جوڑے کی قیمت پاکستان میں تقریباً ڈیڑھ ہزار روپے سے دو ہزار روپے تک ہے۔

مرزا خلیل احمد قمر

سپر کمپیوٹر کا جدید ترین استعمال

سپر کمپیوٹر نے طب۔ جراحی اور فضائی آلودگی کے سلسلہ میں ہونے والی تحقیق میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے امریکہ نے " امریکن ایسوسی ایشن آف ایڈوانسمنٹ فار دی سائنس" کی سالانہ میٹنگ میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے ڈاکٹر نیمین آٹ نے اپنے مقالے میں اس بات کا انکشاف کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سپر کمپیوٹر کی وجہ سے بائیو کیمسٹری اور طب کے انتہائی پیچیدہ مسائل حل کرنے کا ایک نیا اور مؤثر طریقہ ہاتھ آیا ہے۔ کیونکہ سپر کمپیوٹر پر آپ جو فرضی طور پر تجربات کرتے ہیں وہ اعلیٰ تجربات کی نسبت بہت ارزاں ہوتے ہیں۔ سپر کمپیوٹر ایک نہایت ہی تیز رفتار پروسیسر (PROCESSOR) اور نہایت ہی وسیع میموری بینک (MEMORY BANK) پر مشتمل ہے۔ اس مشین پر معلوماتی مواد کو نہایت تیز رفتاری سے آپریٹ (OPRATE) کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی تیزی سے دنیا بھر سے اس کے ذریعے معلوماتی مواد حاصل بھی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ سپر کمپیوٹر کی قیمت لاکھوں ڈالر ہے لیکن سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ تحقیق کے لئے یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو نظر انداز کرنا اب ناممکن ہے مثلاً ایک یونیورسٹی میں کولہے اور گھٹنے کے جوڑ کی ہڈیوں کو بالکل صحیح اور قدرتی انداز میں جوڑنے کا کام سپر کمپیوٹر سے لیا جا رہا ہے سائنسدان بیماری یا چوٹ سے متاثرہ جوڑوں کا ایکسرے سپر کمپیوٹر میں داخل کرتے ہیں اور کمپیوٹر ایک ایسے مصنوعی جوڑ کا نقشہ پیش کرتا ہے جو مریض کے جوڑ کے عین مطابق ہو۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جلد ہی ہڈی کے سرجن اس کمپیوٹر کے ذریعے نہ صرف ہڈیوں اور ان کے جوڑوں کا نقشہ بنا سکیں گے۔ بلکہ اعلیٰ اپریشن سے پہلے وہ کمپیوٹر پر اس کی مشق بھی کر سکیں گے۔ سپر کمپیوٹر ہڈی کے جوڑ کا جو نقشہ بناتا ہے اس کے مطابق ہڈی کا جوڑ بہت دیرپا ثابت ہوتا ہے۔ اور اس طرح مریض کو بھی بہت ہی کم تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ ہڈی بالکل صحیح زاویئے سے جوڑی جا سکتی ہے۔

سپر کمپیوٹر کے ذریعے ماہرین نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ حکومت امریکہ نے شہروں کی آلودگی کو دور کرنے کے لئے جو پالیسی وضع کی ہے اس میں کئی خامیاں ہیں۔ ماہرین نے لاس اینجلس کی ہوا کے درجہ حرارت۔ دباؤ، رفتار اور سورج کی روشنی کا ایک کمپیوٹر ماڈل تیار کیا تو معلوم ہوا کہ لاس اینجلس پر جو کہر پائی جاتی ہے اس میں ہائیڈرو جن اوکسائڈ کا بہت زیادہ اثر ہے۔ لہٰذا یہ معلومات مقامی حکومت کو فراہم کی گئیں۔ جس نے لاس اینجلس کی آب و ہوا کو آلودگی سے پاک رکھنے کے لئے قانون کی تیاری کے وقت ان معلومات کو پیش نظر رکھا۔ ایلی نوئے یونیورسٹی کے ماہرِ آب و ہوا فصلوں پر دواؤں کے اثرات معلوم کرنے کے لئے سپر کمپیوٹر کو استعمال کر رہے ہیں۔ اس تحقیق کے دوران یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ کس کس قسم

باقی ص۷ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۷۴۴۰:- SIBLI MARIM S/o MARIM. پیشہ ملازمت عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۵۶ء ساکن انڈونیشیا - بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50.000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- SIBLI MARIM. انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱- PURAWINATA عابدین ولد انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲- ابراہیم- الیس ولد محمد حنیف انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۴۴۱ IR. AHMAD QOYUM WENDI S/o WENDI پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت نومبر ۱۹۶۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۱۹۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان مع زمین مالیتی -/15.000.000 روپے (۲) کار ماڈل ۱۹۸۴ء مالیتی -/3.000.000 روپے (۳) فرنیچر مالیتی -/1.000.000 روپے کل جائیداد مالیتی -/19.000.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400.000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ IR AHMAD QOYUM WENDI. انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱- SUFNI ZUFAR AHMAD SY انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲- SYAHRIL IDRIS.BE S/o IDRIS DATU INDO AL

مسل نمبر ۲۷۴۴۲:- NORMA NINGSIH W/o IR AHMAD QOYUM WENDI. پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۷۶ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) موٹر سائیکل وسپا ماڈل ۱۹۷۷ء مالیتی -/500.000 روپے (۲) زمین واقع CRESIK SURABAYA مالیتی -/1.000.000 روپے (۳) زیورات اور حق مہر مالیتی -/500.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/35.000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ- NORMA NINGSIH زوجہ IR AHMAD QOYUM WENDI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱- SUFNI ZAFAR AHMAD.SY- انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲- SYAHRIL IDRIS. B.E انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۴۴۳:- میں محمد LIUSMAALA ولد MAALA DT. MUDO پیشہ آرمی پنشنر عمر سال بیعت 28/2/51 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین بر قبہ ۵۰۰۰ مربع میٹر مالیتی -/50.000.000 روپے (۲) پرانی کار FIAT مالیتی -/600.000 روپے میزان -/150.600.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600.000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد LIUS MAALA ولد MAALA DT. MUDO انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ ENCIJKI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲ DARSU USMAN DJAYAPRAWIRA انڈونیشیا

بقیہ: از صفحہ ۶ سے آگے

کے کیڑے مکوڑے فضا میں موجود ہیں اور فصلوں کو خراب کر رہے ہیں۔ فصلوں کو تباہ کرنے والے ان کیڑوں کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ان کی افزائش کیڑے مار دواؤں کے بغیر بھی روکی جا سکتی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مستقبل میں یہ سپر کمپیوٹر بنی نوع انسان کی بے شمار مشکلات دور کرنے میں مدد دے گا۔

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم، اٹھراء، بچوں کا سوکھا پن
٭ گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴ ٭ ربوہ فون ۹۰۶
٭ قلعہ کالروالا ٭ ملتان ٭ کراچی

کنگرو

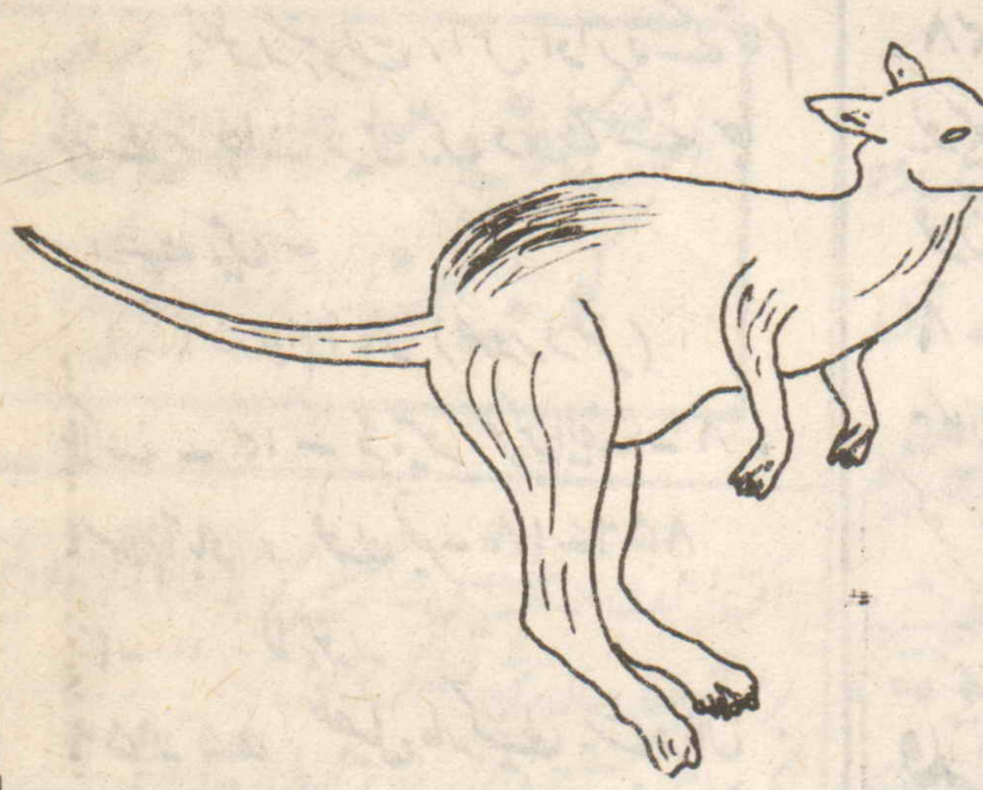

کنگرو جو آسٹریلیا کا قومی نشان ہے جانوروں کی نسل مارسی پیلز سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کا مطلب ہے تھیلی۔ یہ تھیلی مادہ کنگرو کے پیٹ کے باہر ہوتی ہے اور اس کا منہ الاسٹک کی طرح لچکدار ہوتا ہے۔ اس میں وہ اپنے بچے کو پیدائش سے آٹھ نو مہینے بعد تک رکھتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے جانوروں کے برعکس کنگرو کے بچے پوری نشوونما کے ساتھ پیدا نہیں ہوتے بلکہ شروع میں تو یہ بچے مونگ پھلی کے دانے کے برابر ہوتے ہیں۔ ماں کے پیٹ میں بچے صرف ایک مہینہ رہتے ہیں۔ باقی پرورش اس تھیلی میں ہوتی ہے۔ اس عجوبہ تھیلی میں قدرت نے بچے کی نشوونما کیلئے ہر چیز مہیا کر رکھی ہے۔ اس لئے کہ بچہ چونکہ شروع میں بے حد چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لئے تھیلی میں اس کی حفاظت بخوبی ہوتی رہتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کے لئے دودھ اور ایک خاص قسم کا تیل تھیلی کے اندر ہوتا ہے جو بچے کو چکنا رکھتا ہے جس کی وجہ سے وہ باآسانی حرکت کر سکتا ہے۔ اپنے شروع کے پانچ مہینے اسی تھیلی میں گزارتا ہے۔ اس کے بعد یہ اپنا سر باہر نکالتا ہے اور آخر کار آٹھویں مہینے میں یہ مستقل طور پر آزاد ہو جاتا ہے لیکن دودھ پینے کے لئے پھر بھی اپنی ماں کے پاس جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوان اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں :۔

"ساری دنیا کے حالات کا یہی تقاضا ہے کہ ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرون پاکستان خدمت دین کا فریضہ ادا کریں اس وقت ایک تو ہمارا طریق جامعہ احمدیہ میں داخل کر کے باقاعدہ مربی بنانے کا ہے لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم ختم کر کے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔

پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ دین کی ضرورت کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی اخروی زندگی کی خاطر اور اس دنیا میں اپنی اور اپنی نسلوں کی بھلائی کی خاطر اپنی زندگی دکھ اور تکلیف میں گذارنے کے لئے تیار ہوں تا ساری دنیا حلقہ بگوش دین ہو جائے اور ساری دنیا خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ نکتہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی خاطر خدمت دین کے لئے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے"

(الفضل ۸ ، جون ۱۹۶۶ء)

ـــــــ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

بقیہ : ص ۴ سے آگے

وعام با آسانی کتب خرید سکتا ہے۔

بطور سہولت ، اس ادارہ کے تمام مراکز کے پتہ جات ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

۱ - اسلام آباد (صدر دفتر)
بلاک - ۱۴ - ڈبلیو مرکز الیف - ۸ ، اسلام آباد ، فون نمبر - ۸۵۶۷۱۸

۲ - لاہور
۵۶ - ۵۷ طفیل مارکیٹ ، شادمان کالونی - لاہور ، فون نمبر - ۴۱۲۷۳۵

۳ - راولپنڈی
۱۷۸ - بی ، سرور روڈ راولپنڈی
فون نمبر :۔ ۶۸۳۴۲

۴ - ملتان
نشتر روڈ ، نزد پرنس ہوٹل ، ملتان
فون نمبر :۔ ۷۲۳۹۷

۵ - کراچی
۱۵۲ - ۲-A ، علامہ اقبال روڈ - پی ای سی ایچ سوسائٹی ، کراچی نمبر - ۲۹
فون نمبر :۔ ۴۴۶۱۴۹ ، ۴۴۰۴۰۶
۴۴۵۰۶۱

۶ - سکھر
پبلک لائبریری پرانا سکھر
فون نمبر ۸۵۱۰۳

۷ - پشاور
۴۸ - ڈی ایف - ۶ جمرود روڈ ، یونیورسٹی ٹاؤن - پشاور
فون نمبر :۔ ۴۲۱۳۷

۸ - کوئٹہ
مکان نمبر (۲) ۳ - ۵/۱ میکم واس روڈ کوئٹہ - فون نمبر :۔ ۷۰۵۷۱

قدیمی ، اولین ، شہرہ آفاق

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷

برانچیں : کراچی :۔ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور :۔ 1-D-3 گلشن راوی
ملتان :۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین :۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان :۔ فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

خبریں

ملکی خبریں

○ کمشنر سکھر محمد ہاشم میمن کو ایک شخص نے ان کے دفتر میں گھس کر گولی ماردی جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ حملہ آور کا تعلق زخمی کمشنر کے بیٹے کو اغوا کرنے والوں سے ہے۔ حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ پاکستان اپنے ٹی وی پروگرام ملک اور بیرون ملک دکھانے کے لئے چینی سیارچے سے ایک ٹیلیویژن چینل حاصل کر رہا ہے۔

○ وفاقی حکومت نے موجودہ کابینہ میں ردوبدل کے معاملہ کو آئندہ بجٹ تک کے لئے مؤخر کرنے کا اصولی فیصلہ کیا ہے۔

○ سندھ کے وزیر داخلہ ڈاکٹر مخدوم رفیق الزمان نے امن و امان کی صورتِ حال بہتر بنانے کے لئے ان کے پاس کافی اختیارات نہ ہونے کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (زہری گروپ) کے صدر سینیٹر نبی بخش زہری نے کہا ہے کہ صوبہ بلوچستان کو دو یا تین صوبوں میں تقسیم کرنے کے لئے حد بندی بل عید الفطر کے بعد سینیٹ میں پیش کیا جائے گا۔

○ کبیر والہ میں فرقہ وارانہ فساد میں ۱۲ افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ چار دکانیں نذرِ آتش کر دی گئیں۔

○ وزیرِ اعلیٰ پنجاب نواز شریف نے امریکی سفیر رابرٹ اوکلے سے اسلام آباد میں ملاقات کی۔ اور باہمی دلچسپی کے معاملات پر گفتگو کی۔

○ نجی تعلیمی اداروں کی امداد کے لئے ۲½ کروڑ روپے کی بنیادی رقم سے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن قائم کر دی گئی ہے۔

○ وزارتِ داخلہ کے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ عید الفطر کے سلسلے میں ۲۷ سے ۲۹ اپریل تک تعطیلات ہونگی۔

غیر ملکی خبریں

○ لتھوانیا کے ہزاروں باشندوں نے روسی فوجیوں کے سامنے پُرامن مظاہرہ کیا۔ مظاہرے سے قبل روسی فوجی بڑی تعداد میں دارالحکومت ویلنس میں بھیجے گئے تھے۔ جنہوں نے طباعت کے سب سے بڑے مرکز کو بھی گھیرے میں لے رکھا ہے۔ بعد میں کسی ناخوشگوار واقعے کے بغیر ان فوجیوں کو وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ عوامی حلقوں نے روس پر طاقت کا استعمال کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ روس مذاکرات میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

○ سعودی عرب کی حکومت نے روسی مسلمانوں کیلئے قرآن کریم کے دس لاکھ نسخے براہ راست روس بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے روسی ایرلائن ایروفلوٹ جدّہ سے براہ راست تاشقند یہ نسخے لے کر جائے گی۔ کریملن نے اسکی اجازت دیکر سعودی عرب سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کیلئے مثبت قدم اٹھایا ہے۔

○ ایران نے ایک معاہدے کے تحت تین ارب کیوبک میٹر سالانہ کے حساب سے روس کو قدرتی گیس کی فراہمی شروع کر دی ہے۔ اس معاہدے کے تحت ایران کی قدرتی گیس روس کے راستے مشرقی و مغربی یورپ کو بھی فراہم کی جاسکے گی۔ اس معاہدے کی میعاد پندرہ سال ہو گی اور اس سے ایران کو ۳۰ کروڑ ڈالر سالانہ آمدنی ہو گی۔ یورپ کو فراہمی کے لئے پائپ لائن زیر تعمیر ہے۔